رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے بائیں پاؤں کی ایڑی میں ۲۲ تاریخ کو ایک لوہے کی کیل چُبھ گئی۔ جو بہت گہری چلی گئی تیسری بار کھینچنے پر نکلی تھی۔ اسی وجہ سے اس دن حضور نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ اور امامت کے لئے جناب مفتی محمد صادق صاحب کو ارشاد فرمایا۔ لیکن آج ۲۳ کو خود نماز پڑھائی ہے۔ حضور کو کسی قدر زکام کی بھی شکایت ہے ۔

حضرت ام المؤمنین صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کے ہمراہ مالیرکوٹلہ تشریف لیگئی ہیں ۔

اسمہٗ احمد کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے جو چیلنج کی منظوری کا اعلان کیا ہے۔ عنقریب اس کا جواب شائع ہو جائیگا ۔

اخبار احمدیہ

انگلستان

مبلغ احمدیت قاضی عبداللہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی بڑی تن دہی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف ہیں۔ انکی نسبت ہمارے اطالوی بھائی اخویم سلویو بشیر کوریو لکھتے ہیں :۔

" اخویم قاضی عبداللہ صاحب چند روز کے لئے ایک عامہ ہمدردی کے کام پر گئے ہوئے ہیں۔ ایک ہندوستانی مسلمان پاگلوں کے ہسپتال میں پڑے ہیں۔ قاضی صاحب ان کی خبر گیری کے لئے گئے ہیں۔ برادر قاضی صاحب نہایت سعی و کوشش سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور میں حسب استطاعت اُن کا ہاتھ بٹاتا رہتا ہوں "

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ برطانوی نومسلموں میں تبلیغ سلسلہ کا خاص جوش ہے۔ چنانچہ اخویم محمد یونس یونس حضرت خلافت مآب کے حضور رپورٹ کرتے ہیں :۔

" حضور والا! میں حضور کی دعاؤں کا مشکور ہوں میرا دعا پر اسقدر ایمان ہے کہ کوئی شخص اسے تبدیل نہیں کر سکتا۔ اور یہ تجربہ کی بنا پر ہے ۔

میں حضور کو اس امر کی اطلاع دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ گذشتہ تین ماہ میں میں نے ۱۰۴ کتابیں ایسے غیر مسلموں میں تقسیم کی ہیں۔ جنکی نسبت خیال ہو سکتا ہے کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپی لینگے ۔

ایک نوجوان انشاء اللہ عنقریب سلسلہ حقہ میں داخل ہو گا۔

" ہماری محترمہ بہن سلمہ جن کا اخلاص قابل رشک ہے، تحریر فرماتی ہیں :۔ " مسٹر یونس کو تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ گذشتہ ہفتہ انہوں نے عام گذرگاہ پر جا کر ۴۸ کتابیں تقسیم کیں۔ اور آئندہ ہر اتوار کو کسی نہ کسی مقام پر

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا)

جا کر کتب تقسیم کرتے رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؛

بیٹے کچھ مدت ہوئی - خواب میں دیکھا تھا کہ ایک ہندوستانی خاندان کو تبلیغ احمدیت کر رہی ہوں - اور زور سے دلائل دے رہی ہوں - اب خدا نے مجھے تبلیغ کا موقعہ دیا ہے اور ایک غیر احمدی پروفیسر صاحب سے خط و کتابت کرنے کے لئے مجھے کہا گیا ہے ؛"

ماریشس انجمن احمدیہ روزہل ماریشس نے اپنا اخبار "ریویو اسلامک" فرانسیسی زبان میں نکالنا شروع کیا ہے - جزیرہ میں مخالفت اب بھی ہے - اور حضرت خلیفۃ المسیح کے رویا کے مطابق سانپ پھن اٹھائے ہوئے ہیں - مگر اللہ تعالےٰ اپنا کام خود کر رہا ہے - سیکرٹری نور دیا لکھتے ہیں کہ :- "ہم نے پورٹ لوئی میں مسجد خریدنے کا انتظام کیا ہے - ہم غرباء ہیں - مگر خدا نے ہماری غریب جماعت کو جوش دے رکھا ہے - ہمارے لئے خاص دعائیں کی جائیں ؛"

ماریشس کے احمدیوں کی تعداد اسوقت ۲۷ نفوس ہے۔

سیلون لنکا کے تاریخی جزیرہ میں احمدیت کا اندنوں بہت چرچا ہے - اور انجمن احمدیہ سیلو آئسلینڈ کولمبو کی ہفتہ وار روئداد اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہے - غیر احمدی ہمدردان سلسلہ اور احمدیان سیلون کی درخواست پر چودہری فتح محمد صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل ازہری سیلون جانیوالے ہیں - تاکہ وہاں کی پیاسی روحوں کو احمدؐ کے جام سے آبحیات پلائیں - مگر غیر احمدی پورے طور پر مخالفت کر رہے ہیں تاکہ احمدی واعظین نہ آئیں ؛

نائجیریا اور سیرا لیون اللہ تعالےٰ کے فرشتے اس وقت قلوب کی زمین میں تخم ریزی کر رہے ہیں - اور سعید روحیں احمدؐ کی تعلیم کو قبول کر رہی ہیں - اڑھائی سال کی خط و کتابت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۲ تعلیم یافتہ اصحاب کو نائجیریا مغربی افریقہ سے اور ۲ کو سیرالیون مغربی افریقہ سے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کرنے کی توفیق دی - الحمد للہ علےٰ ذٰلک ؛

آسٹریلیا آسٹریلیا میں اخویم مولوی حسن موسےٰ خان صاحب بڑی کوشش اور مستعدی سے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں انہوں نے حال ہی میں ایک کتاب "افغان آسٹریلیا میں" کے نام سے لکھی ہے - اور اس میں احمدی کتب کا اشتہار دیا ہے - نیز اسلام کی خوب تبلیغ کی ہے - وہ اخبارات میں اسلام کی تائید کے مضامین لکھتے رہتے ہیں - اور بڑے اخلاص سے کام کر رہے ہیں ؛

رپورٹ انجمن معین الیتامیٰ

حسن محمد خان صاحب جو اس انجمن کے سکرٹری ہیں لکھتے ہیں کہ :-

اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے ماتحت انجمن معین الیتامیٰ یکم اپریل ۱۹۱۵ء میں باجازت حضرت فضل عمر بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ قائم ہوئی - اور آج یکم اکتوبر ۱۹۱۶ء تک اس عرصہ ایک سال اور پانچ ماہ میں ممبران انجمن ہذا نے زر نقد مبلغ ۲۶ؐ - اور کپڑا نیا قریباً چالیس گز مہیا کیا - کپڑا مذکور اور نقد مبلغ ۵؎ برائے یتامیٰ انجمن ہذا کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور میں مختلف اوقات میں پیش کیا - اور باقی جو ۱۲؎۵ خزانہ انجمن میں تھے - انکو بمشورہ ممبران تجارت پر لگا یا گیا - جو اصل بمعہ نفع واپس انجمن کو ملیگا - آج تک اس انجمن کے کل چودہ ۱۴ ممبر بنے ہیں جن کے اسمائے گرامی بھی میں درج کر دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہیں :-

۱- میاں عبداللہ صاحب جنڈو - ڈسکہ - سیالکوٹ
۲- عاجز حسن محمد خان صاحب - سمبڑیال ″
۳- ملک سردار خان صاحب - ساہو والا - ″
۴- ملک فیروز الدین صاحب - ″ ″
۵- ملک غلام رسول صاحب - ″ ″
۶- میاں عبدالکریم صاحب - پلٹن ۱۳۳ چھاؤنی ملتان
۷- ملک سراج الدین - ۸- میاں اللہ رکھا - ۹- منشی اللہ رکھا - ۱۰- ملک امام الدین خلف منشی اللہ رکھا - ۱۱- ملک امام الدین - ۱۲- ملک غلام نبی صاحبان - سمبڑیال ضلع سیالکوٹ و ۱۳- بابو الٰہی بخش صاحب - سٹیشن ماسٹر ریلوے - و ۱۴- شیخ لال دین صاحب زرگر بیگووالا سیالکوٹ - آج تک ممبران موصوف کے ذریعہ سے جو زر نقد یا کپڑا انجمن معین الیتامیٰ کو وصول ہوا - اس کا ذکر بھی کر دینا مناسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ دیگر ممبران کو بھی تحریک ہو میاں عبداللہ صاحب جنڈو - ڈسکہ کی معرفت ۱؎ وصول ہوا عاجز حسن محمد خان کی معرفت نقد ۱۲؎ اور ۱۰ اگز زین ڈک وصول ہوا - ملک سردار خان صاحب کی معرفت ۱۳؎ اور چاندنی ۱۹ اگز وصول ہوا - ملک فیروز الدین صاحب کی معرفت ۱۳؎ - ملک غلام رسول صاحب کی معرفت صرف ۸ر - میاں اللہ رکھا صاحب کی معرفت صرف ۱۲ر - اور زین ۳ گز - بابو عبدالکریم صاحب کی معرفت ۱؎ - ملک سراج الدین صاحب کی معرفت ۳ر - اور لٹھہ ۷ گز - شیخ لال دین صاحب کی معرفت ۱؎ - بابو الٰہی بخش صاحب کی معرفت ۱۰ر - ملک امام الدین خلف منشی اللہ رکھا صاحب ۳ر - جو کل رقم زر نقد آج تک مبلغ ۲۶ؐ ہوئی ؛

رفتار تیز کر ابھی منزل بعید ہے

از جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکیؔ اسلامیہ سکول کوہاٹ

اہل مجاز محو ہیں خوبان دہر میں
کافی مرے لئے مرے احمدؐ کی دید ہے

گر چاہتا ہے مصحفِ رخ کو تو دیکھنا
اسکی سبیل وردِ کلامِ مجید ہے

پائے کبھی نہ "مرہمِ عیسےٰ" سے اندمال
زخمِ حبیبِ احمدِ مرسل شدید ہے

اے منکرِ مسیح - زباں اپنی تھام لے
کیوں بے خبر زِ کارِ رقیبٌ عتید ہے

اللہ قریب ہے - ڈر اس سے اے شقی
بھولا ہوا کیوں آیت حبل الورید ہے

لائینگی رنگ ہند کی مادہ پرستیاں
یورپ ہے گر حدید یہ خبث الحدید ہے

کہتے ہیں لوگ عشق اور مذہب میں ہے تضاد
مذہب بغیرِ عشق ضلال بعید ہے

خواہاں ہے گر تو منزلِ مقصودِ عشق کا
رفتار تیز کر ابھی منزل بعید ہے

صحرائے خشک و ریگِ رواں سے نہ کر خطر
نخلِ امید پر تری طلعٌ نضید ہے

جلد آ کہ تیرے آنے سے میں شادکام ہوں
اے وصلِ یار - تیری تو مدت مدید ہے

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۴ر اکتوبر ۱۹۱۶ء

دروغ بیفروغ

پیامی مُبلّغ مرہم عیسیٰ کی کذب بیانی

نمبر (۱)

غلط بیانی اور دہوکہ دہی ایسے ناپاک فعل ہیں کہ ہر ایک دانا اور عقلمند انسان اپنے دامن اخلاق کو ان کی آلودگی سے بچانا چاہتا ہے۔ لیکن کسقدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ غیر مبائعین میں سے عوام تو الگ رہے۔ ان کے مبلغ اور واعظین نے ہمارے مقابلہ میں اس قسم کی سب حرکات کو جائز اور روا قرار دے لیا ہے۔ اور کھلے طور پر ان کا استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ دراصل یہ انکے خائب و خاسر اور ناکام و نامُراد ہونے اور صراط مستقیم سے بھٹکنے کا ایک ایسا بین اور کھلا ثبوت ہے۔ جسکے ہوتے ہوئے کسی اور ثبوت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ان کا یہ طریق ناروا اختیار کرنا اور اس مسلک ناجائز پر چلنا بتا رہا ہے کہ اگر اُن کے پاس اپنی تائید میں حق کا شائبہ بھی ہوتا تو وہ کبھی ایسے اوچھے ہتھیاروں پر نہ اُتر آتے۔ اور اس طرح اپنی ناپاک کوششوں سے سمجھدار اور عقلمند اصحاب کو اپنے اُوپر ہنسی کا موقعہ نہ دیتے۔ لیکن وہ بیچارے بھی مجبور ہیں۔ اسطرح نہ کریں تو اور کیا کریں۔ جب انکے عقائد ہی باطل ہیں۔ تو پھر اگر باطل اور ناحق کے ساتھ انکی ترویج اور اشاعت نکریں۔ تو کیا حق اور صداقت سے کریں۔ جس سے وہ کچھ بھی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے کیونکہ باطل کی تائید اگر ہو سکتی ہے۔ تو باطل سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور ناراستی کو اگر کوئی چیز سہارا دے سکتی ہے۔ تو ناراستی ہی دے سکتی ہے۔ راستی کبھی نہیں دے سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مبائعین کے واعظین نے دہوکہ دہی اور دروغ بیانی سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اور ان کے طریق عمل سے ایسا معلوم ہوتا۔ کہ گویا انہوں نے ہمارے مقابلہ میں جھوٹے بولنا اور جھوٹ شایع کرنا جائز قرار دے لیا ہے۔

ہمیں انکی اس حالت کو دیکھکر افسوس بھی آتا ہے۔ اور خوشی بھی ہوتی ہے۔ افسوس تو اس بات کا کہ لوگ دن بدن حق کی مخالفت اور دشمنی کی وجہ سے کیوں نیچے ہی نیچے گر رہے ہیں۔ اور خوشی اس بات سے ہے کہ انکی اس قسم کی حرکات ناروا ہمارے حق پر ہونے کا ثبوت دے رہی ہیں۔ اور سمجھدار اصحاب اُن سے متنفر ہو کر ہمارے ساتھ مل رہے ہیں۔ اسوقت تک پیامی واعظین نے جو طرز اختیار کر رکھی ہے اس کا تھوڑا سا نمونہ گذشتہ پرچہ میں "پیغامی واعظین کے عجائبات" کے عنوان سے دکھایا جا چکا ہے۔ اب ہم پیغامی واعظ "مرہم عیسےٰ" کی اس دروغ بیانی اور دہوکہ دہی کی حقیقت آشکارا کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس نے کچھ دن ہوئے۔ قادیان دارالامان کے متعلق پیغام صلح میں کی تھی۔ اور جسکے متعلق پیام میں لکھا گیا تھا کہ:-

"حکیم مرہم عیسےٰ صاحب کو بفضل خدا قادیان اور ننگل باغباناں میں اچھی کامیابی ہوئی ہے۔ "قریباً" پانچ آدمی قادیان میں اور ۱۲ یا ۱۳ ننگل میں میاں صاحب کے عقائد سے بیزار ہو کر انکی بیعت سے توبہ کر چکے ہیں۔"

چونکہ اکثر لوگ مرہم عیسےٰ کی ناگفتہ بہ دروغ بیانیوں سے پہلے سے ہی آگاہی رکھتے۔ اور انکی دہوکہ دہیوں سے واقف ہیں اسلئے ہم نے پیام اور اسکے ایڈیٹر کذاب مبلغ کے متعلق کچھ لکھنا ضروری نہ سمجھا۔ لیکن اب ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ مرہم عیسیٰ ان لوگوں کے سامنے جو انکی کارستانیوں سے ناواقف اور اسکے حالات سے بےخبر ہیں۔ اپنی اس کارگذاری کو بڑے فخر کے ساتھ پیش کرتا پھرتا ہے۔ جو سراسر کذب اور افترا کا مجموعہ ہے۔ اسلئے اب ہم اسکی اصلیّت دکھانا چاہتے ہیں۔

جیسا کہ اُوپر لکھا گیا ہے۔ پیام نے مرہم عیسیٰ کے متعلق لکھا تھا۔ "قریباً پانچ آدمی قادیان میں اور ۱۲ یا ۱۳ ننگل میں میاں صاحب کے عقائد سے بیزار ہو کر انکی بیعت سے توبہ کر چکے ہیں۔" لیکن مرہم عیسیٰ نے اپنی کارگذاری میں صرف سات آدمی قادیان اور ننگل کے ایسے دکھائے ہیں جنہوں نے بخیال اسکے بیعت فسخ کی تھی۔ اس سے اندازہ لگا لینا چاہیئے۔ کہ اگر مرہم عیسےٰ ایسا دروغ بیان رپورٹ لکھنے والا اور ایڈیٹر پیام ایسا حافظہ نباشد کا مصداق اسے شائع کرنیوالا ہو۔ تو اس میں سچائی اور راستی کا کہاں تک خیال رکھا جائیگا۔ مبلغ تو کہتا ہے کہ سات آدمیوں نے بیعت فسخ کی ہے۔ لیکن ایڈیٹر لکھتا ہے۔ نہیں سات نے نہیں بلکہ قادیان میں "قریباً پانچ" نے اور ننگل میں "بارہ یا تیرہ" نے۔ اس لئے کُل اٹھارہ کہو۔ گویا ایڈیٹر صاحب مرہم عیسیٰ کے بھی اُستاد نکلے۔ جو اُسے یہ تعلیم دیتے ہیں کہ جھوٹ ہی بولنا ہے تو دل کھولکر بولو۔ جھجکتے کیوں ہو۔

اس سے سمجھ لیجئے۔ کہ جس فرقہ کے واحد اخبار کے ایڈیٹر کی یہ حالت ہو۔ اور جن لوگوں کے مبلغ اس قماش کے ہوں وہ کہاں تک صداقت کے حامل ہو سکتے ہیں۔ خیر یہ تو ان لوگوں کی معمولی چال ہے۔ اس وقت تک جو کچھ انکی طرف سے ظہور پذیر ہوا ہے۔ خواہ وہ ان کے امیر سے یا کسی اور سے۔ اس میں سوائے شر اور فساد دہوکہ اور فریب کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اسلئے اگر مرہم عیسےٰ نے ٹکے وصول کرنے کے لئے قادیان کے متعلق بالکل غلط باتیں شائع کرا دی ہیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ روپیہ تو ان لوگوں کی جان ہے۔ اور اسی کے لالچ اور طمع نے ان کے بڑے بڑے مدعیان "علم و فضل" کے پائے ثبات کو ڈگمگا دیا ہے۔ پھر مرہم عیسےٰ بیچارہ کس شمار و قطار میں ہے۔ کہ وہ اس قسم کی چالبازیوں سے کام لیکر اپنی مٹھی نہ گرم کرے۔ دراصل انکی ایسی کارستانیوں اور افترا پردازیوں کے ذمہ وار وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے اسے اس شرط پر ملازم رکھا ہوا ہے۔ کہ جو کچھ کرکے دکھاؤ گے۔ اسی کے مطابق تنخواہ پاؤ گے۔ اور جس دن کوئی کارگذاری نہ پیش کروگے۔ اُسدن کچھ نہ ملیگا ایسی صورت میں وہ اگر جھوٹ۔ فریب دہوکہ اور افترا سے کام نہ لے تو اور کیا کرے۔ اور کسطرح اپنا پیٹ پالے۔

پس ایسے انسان کی باتوں کی جو قدر اور وقعت دانا اور سمجھدار اصحاب کے نزدیک ہو سکتی ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ تاہم اگلے پرچہ میں ہم اسکی اس کارگذاری

کی اصلیت بتا دینگے۔ جس پر نہ صرف اُسے بلکہ اسکے امیر کو بھی فخر ہے۔ اور شاید اسی سے متاثر ہو کر اس کی قلم سے حسرتناک لہجہ میں یہ الفاظ نکل گئے ہیں کہ "وہ وقت بھی آ جائیگا۔ جب وہ (مبائعین) دیکھ لینگے۔ کہ ہمارے (غیر مبائعین) ساتھ کتنے آدمی ہیں"۔

ہمارے نزدیک تو وہ وقت آ چکا ہے۔ اور ہم نے دیکھ لیا ہے کہ تمہارے ساتھ اتنے ہی آدمی ہیں۔ جتنے انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ ہاں تم دیدہ عبرت سے دیکھتے رہو کہ آگے آگے ہوتا ہے کیا۔ اگر تم اپنے ایسے ہی مبلغوں کی کارستانیوں پر اپنی کامیابی کی اُمید لگائے بیٹھے ہو۔ جیسا کہ مرہم عیسٰے ہے۔ تو یاد رکھو۔ کہ بجائے اسکے کہ تمہارے ناسور کو کچھ فائدہ پہنچائے اس میں اس قسم کی غلاظت اور گند بھر رہی ہے۔ جو تمہیں کبھی صحتیاب نہ ہونے دیگی ؛

اگر تم عقل و خرد سے کام لیتے تو تمہارے مبلغ ہی عبرت آموزی کے لئے کافی ہوتے۔ لیکن افسوس کہ ضد اور بغض نے تمہیں کہیں کا نہ رکھا ؛

ایک ضروری تحریک

اب خدا کے فضل اور اسی کی تائید سے غیر مبائعین کو یہ جرأت و ہمت تو رہی نہیں کہ ہمارے مقابلہ میں دلائل و براہین سے ٹھہر سکیں۔ اس لئے انہوں نے یہ طریق اختیار کر لیا ہے کہ اپنے ایسے مبلغوں کے ذریعہ جنہیں دروغ بیانی سے عار ہے۔ اور نہ دھوکہ دہی سے حیا۔ ایسے لوگوں میں جو سلسلہ کے حالات سے کم واقفیت رکھتے ہیں۔ طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلاتے پھرتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں قادیان دارالامان اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق شکوک اور شبہات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ اسی مضمون سے ثابت ہے۔ جو ہم نے اسی پرچہ میں "دروغ بے فروغ" کے عنوان سے درج کیا ہے۔ چونکہ وہ لوگ جو غیر مبائعین کے ان مبلغوں کے اصل حالات سے واقف نہیں ہوتے۔ نیز ان کے پاس ان کی مغالطہ دہیوں کے رد کرنے کا کوئی سامان اور صحیح حالات سے آگاہی نہیں ہوتی۔ اس لئے بسا اوقات انکی دھوکہ دہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب انہیں حقیقت سے آگاہی ہوتی ہے۔ تو اس وقت اپنی عدم واقفیت اور لاعلمی پر اظہار افسوس کرنے لگتے ہیں۔ آج کل چونکہ مدثر شاہ اور مرہم عیسٰے جو جھوٹ کو شیر مادر کی طرح سمجھتے ہیں خاص طور پر اپنا ناپاک اور زہریلا اثر پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور کرتے رہتے ہیں اس لئے اسبات کی سخت ضرورت ہے کہ ہر ایک گاؤں میں کم از کم ایک ایک پرچہ تو اخبار الفضل کا جائے۔ جس سے لوگوں کو سلسلہ کے حالات سے آگاہی اور پیغامی غلط افواہوں کی تردید ہوتی رہے۔ اور ان کے مبلغین کی ناروا اور ناجائز کارروائیوں کا پتہ لگتا رہے۔ تاکہ وہ ان کے شر اور فساد سے بآسانی اپنے آپ کو بچا سکیں۔ نیز ان کے دینی معلومات میں ترقی ہوتی رہے۔ اور وہ سلسلہ کے کاموں میں عملی طور پر حصہ لے سکیں ؛

لیکن اخبار الفضل کی مالی حالت اسبات کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ دفتر کی طرف سے کچھ اور پرچے بھی مفت دئیے جائیں جبکہ پہلے سے ہی قریباً پچاس پرچے مفت دئیے جاتے ہیں۔ اسلئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ احباب کرام میں اس بات کی تحریک کی جائے۔ کہ وہ اپنی گرہ سے قیمت ادا فرما کر اہل حاجت اصحاب کے نام مفت پرچے جاری کرائیں۔ اور اسطرح اپنے دور افتادہ بھائیوں سے عملی ہمدردی کا ثبوت دیں ؛

اس تحریک میں عملی طور پر حصہ لینے والے احباب میں سب سے پہلے ہم جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم۔اے کا نام درج کرتے ہیں۔ جنہوں نے ایک اخبار اپنی گرہ سے جاری کرانے کے لئے اپنا نام پیش کیا ہے۔ اُمید ہے کہ دوسرے احباب بھی بہت جلدی اس طرف متوجہ ہونگے۔ جتنی رقم کے لئے کوئی صاحب مفت پرچہ دینا چاہیں۔ اسکے مطابق روپیہ دفتر الفضل میں بھیجدیں یا بذریعہ وی پی وصول کرنے کی اجازت فرماویں۔ جب اس مقصد کے لئے ہمارے پاس روپیہ آ جائیگا۔ تو جس جس جگہ مناسب سمجھا جائیگا اخبار مفت جاری کر دیا جائیگا۔ اور اسکی اطلاع احباب کو دے دیجائیگی۔ امید ہے کہ احباب اس مفید تحریک میں عملی طور پر حصہ لینے میں خاص جوش اور ہمت سے کام لینگے۔ اور اپنے بھائیوں کو فائدہ پہنچانے میں خاص کوشش کرینگے ؛

ہمارا ترجمۃ القرآن

ڈاکٹر المامون السہروردی کی پسندیدگی

ہمارا ترجمۃ القرآن جہاں اہل علم سے خراج تحسین وصول کر رہا ہے۔ اور عربی علم ادب جاننے والوں کے طبقہ میں قبولیت کی سند حاصل کر رہا ہے وہاں کچھ ایسے وجود بھی ہیں جنکو قادیان سے شائع ہونیوالی بہترین سے بہترین اعلےٰ سے اعلےٰ علمی تصنیف پر بھی صرف اسلئے اعتراض ہے کہ جو کام دُنیا کے مسلمان جیسا چاہیئے ویسا نہیں کر سکے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیوں کر رہا ہے۔ ایسے بزرگوں میں مولوی شروانی صاحب علیگڈھ والے ہیں۔ آپنے علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں زور دیا ہے کہ قادیان سے شائع شدہ ترجمۃ القرآن کی مخالفت کیجاوے۔ مگر کسکی مجال ہے کہ اللہ تعالٰے کے نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھا سکے۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا کہ کسی نامور اور مشہور عالم کی طرف سے ہمارے ترجمہ کی پسندیدگی کا اظہار نہ ہوتا ہو۔ اکثر لوگ تو یہ کہہ اُٹھے ہیں کہ یہ کام بغیر تائید ایزدی کے ہونا محال تھا۔ جو تازہ ترین آراء ہمارے پاس پہنچی ہیں۔ انمیں ہندوستان کے نامور اور مشہور عالم ڈاکٹر عبداللہ المامون السہروردی۔ ایم۔اے۔ ایل ایل ڈی۔ پی۔ ایچ ڈی بار ایٹ لا ہیں۔ آپ ہمارے ترجمۃ القرآن کی نسبت فرماتے ہیں:-

"It is a splendid edition of the Holy Book. The notes are instructive and illuminating This great undertaking deserves the support of all unbiassed students of religion."

(ترجمہ) یہ ترجمۃ القرآن کتاب مجید کا ایک شاندار اڈیشن ہے۔ تشریحی نوٹ سبق آموز اور روشنی پیدا کرنیوالے ہیں۔ یہ بڑی اہم (علمی) کوشش اس امر کی مستحق ہے کہ جملہ غیر متعصب متعلمان مذہب اسکی اعانت و تائید کریں۔

اب ہمارے ناظرین اور مخالف و موافق ہر دو کی قابلیت اور معلومات کا مقابلہ کر کے خود فیصلہ کر لیں کہ کسکی رائے قابل وقعت ہے۔ ہمکو یقین واثق ہے کہ جو تعصب سے خالی ہو کر ہمارے ترجمہ کا مطالعہ کریگا وہ ڈاکٹر سہروردی کا ہم آہنگ ہوگا۔ اور کہہ اُٹھیگا کہ یہ ترجمہ کامل تحقیقات کے بعد لکھا گیا ہے۔ اور اسکے مترجمین کی تائید ایزدی نے رہنمائی اور دستگیری کی ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ عید اضحیٰ

خدا تعالیٰ کے لئے کی ہوئی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی

فرمودہ ۹ - اکتوبر ۱۶ء

واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا البلد امناً واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام - رب انھن اضللن کثیراً من الناس فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم - ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون - ربنا انک تعلم ما نخفی وما نعلن وما یخفی علی اللہ من شیٔ فی الارض ولا فی السماء الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل واسحٰق ان ربی لسمیع الدعاء (۱۴ - ۳۸ تا ۴۱)

آج کا دن انسان کو اس طرف متوجہ کرتا ہے - کہ خدا تعالیٰ کے لئے دی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں جاتی ہر ایک وہ چیز جو انسان صرف کرتا ہے - فناہ ہوجاتی ہے - بلکہ یوں کہنا چاہیئے - کہ ہر ایک وہ چیز جو انسان کے پاس ہوتی ہے - فناہ ہوجاتی ہے - مگر جو چیز انسان خدا کے سپرد کردیتا ہے - وہ کبھی فناہ نہیں ہوتی - آج کا دن ہمیں اسی بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کئی ہزار سال گذر گئے - قریباً چار ہزار سال ہوگئے - کہ ایک انسان نے خدا کے لئے کچھ قربانی کی تھی - اللہ کے حکم کے ماتحت اس نے اپنی بیوی اور بچے کو ایک ایسے جنگل میں جس میں نہ پانی تھا - نہ کھانا - نہ محافظ تھا نہ نگہبان لاکر ڈال دیا تھا - پھر خدا تعالیٰ نے اس قربانی کو ایسا قبول کیا - کہ گو چار ہزار سال گذر گئے - مگر آج تک لوگ اسے بار بار بار بار یاد کرتے ہیں - اور کوئی سال ایسا نہیں گذرتا کہ اس قربانی کو یاد نہ کیا جاتا ہو - بہت سے لوگ خدا کے حضور اسی کی یاد میں قربانیاں گذارتے ہیں ❊

حضرت ابراہیم کی رویاء

میرے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ رویاء کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کررہے ہیں - اسی رنگ میں پوری ہوئی - کہ آپ حضرت اسماعیل کو ایک جنگل میں چھوڑ گئے - یہی حقیقی تعبیر تھی - اس رویاء کی - وہ دراصل ایک پیشگوئی تھی - جس میں بتایا گیا تھا - کہ ایک وقت آئیگا - جب کہ تم خدا کے حکم کے ماتحت اپنے لڑکے کو ایسے جنگل میں جہاں بظاہر زیست کا کوئی سامان نہ ہوگا - چھوڑ آؤگے - اور اس کی بجائے قربانیاں ہوا کریں گی - چنانچہ حضرت ابراہیم کو یہی دکھایا گیا - کہ دُنبہ ذبح کرو جس کو انھوں نے کردیا - اب اسی کی یاد میں قربانیاں ہوتی ہیں ❊

حضرت ابراہیم کی قربانی کا نتیجہ

ہر ایک انسان اس نظارہ کو اس وقت تک سمجھ ہی نہیں سکتا - جب تک کہ وہ اپنی آنکھوں نہ دیکھ لے کہ ایک ایسی جگہ جہاں نہ سبزہ ہے نہ پانی - نہ پھل ہے نہ پھول - بلکہ کوئی کھیتی بھی نہیں ہوتی اور اب تک نہیں ہوتی - بعض لوگوں نے کھیتی کرنی چاہی ہے - مگر اس میں ناکامی ہوئی ہے - چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں منیٰ کے قریب نظر آتی ہیں - مگر وہ بھی خشک سی - ایسی حالت کے ہوتے ہوئے اب وہاں لاکھوں انسانوں کی بستی ہے جنھیں ہر ایک چیز عمدہ اور تازہ مل جاتی ہے انگور اور انار وغیرہ جیسے وہاں ملتے ہیں - ویسے ہندوستان بھر میں میں نے نہیں دیکھے - وہ ایسے اعلیٰ ہوتے ہیں - کہ کابلی اور قندھاری بھی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے - ادہر ایک انار ہوتے ہیں - جن کے دانے خشک سے اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں ایک بڑے دانہ والے ہوتے ہیں - ان کے دانے کھٹے اور ترش ہوتے ہیں - لیکن مکہ میں میں نے دیکھا ہے - انار کا دانہ بہت موٹا اور شیریں ہوتا ہے - اسی طرح انگور کا دانہ بڑا بڑا اور گول ہوتا ہے - اور نہایت شیریں - گنا سارے حجاز میں نہیں ہوتا - مگر مکہ میں بکتا ہے - سنگترہ شام وغیرہ سے چلا جاتا ہے - غرض ہر قسم کے اور ہر موسم کے میوے اور سبزیاں جمع ہوکر وہاں چلی جاتی ہیں - کیوں اس قربانی کے عوض میں جو حضرت ابراہیم نے کی تھی اور اپنے لڑکے کو ایک عظیم الشان مذہب کی بنیاد کے طور پر ایک ایسے جنگل میں چھوڑ آئے تھے - جہاں نہ پانی تھا - نہ دانہ ❊

آبِ زمزم

پھر اسی قربانی کی یاد میں وہاں ایک زمزم کا چشمہ ہے ایک وقت تو یہ حال تھا - کہ وہاں پانی کی ایک بوند نہ ملتی تھی - یا اب یہ حالت ہے - کہ وہاں سے پانی کو کپیوں اور بوتلوں میں بند کرکے تمام جہان میں لیجایا جاتا ہے - اور اسقدر پانی نکلتا ہے - کہ ختم ہی نہیں ہوتا - حالانکہ تمام دنیا میں جاتا ہے - وہاں کے لوگ پیتے ہیں - اور یاد کرتے ہیں - کہ یہ اس چشمہ کا پانی ہے - جو حضرت اسمٰعیل کے پیاسے تڑپنے اور ایک قطرہ پانی کا نہ ملنے کے وقت نکلا تھا - اور آج اس میں اسقدر پانی ہے - کہ ذرا بھی کمی نہیں آتی - یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کسی کی قربانی کو ضائع نہیں کرتا - اور وہ قربانی جو خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کی جاتی ہے - وہ کبھی ضائع نہیں جاتی - بلکہ بہت سی برکات کا موجب ہوتی ہے ❊

حضرت ہاجرہ کو چھوڑنے کا نظارہ

حضرت ابراہیم کے حضرت ہاجرہ کو اور حضرت اسمٰعیل کو جنگل میں چھوڑنے کے متعلق حدیث سے پتہ لگتا ہے - اور کچھ بائبل میں بھی اسکا ذکر ہے - حضرت ابراہیم جب ان کو لے کر آئے - تو انہیں وہاں چھوڑ کر تھوڑی دیر ٹھہرے رہے - تا یہ غافل ہوں - اور میں ان کے پاس سے چلا جاؤں - ایک تھیلی کھجوروں کی اور ایک مشک پانی کی ان کے پاس رکھ دی - اور آپ نظر بچاکر چل پڑے

حضرت ہاجرہ نے آپ کو جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ ابن عباس کی روایت ہے۔ کہ حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے پیچھے چلیں اور کہا۔ آپ ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہیں۔ یہاں نہ پانی ہے نہ کھانا نہ کوئی ساتھی ہے اور نہ آبادی حضرۃ ابراہیم نے کچھ جواب نہ دیا۔ آپ پر اسوقت رقت طاری تھی۔ اور آپ بول نہ سکتے تھے۔ حضرت ہاجرہ نے پھر کہا۔ کہ آپ ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہیں۔ اسکا بھی انھوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ حضرۃ ہاجرہ نے کہا۔ آپ ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہیں۔ پھر بھی آپ خاموش رہے۔ اسپر حضرت ہاجرہ نے کہا۔ کیا خدا تعالےٰ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے حضرۃ ابراہیمؑ اس کے جواب میں صرف اتنا ہی کہہ سکے کہ ہاں اس سے زیادہ اور کچھ جواب نہ دے سکے۔ نبیوں کا دل تو پہلے ہی بہت نرم ہوتا ہے۔ اور یہ نظارہ ہی ایسا تھا۔ کہ سخت سے سخت دل رکھنے والا بھی پگھل جاتا ہ

حضرت ہاجرہ کا ایمان

اس سے دیکھو۔ کہ حضرت ہاجرہ کا ایمان کیسا مضبوط اور قوی تھا۔ وہ موقعہ ایسا تھا۔ کہ اگر وہ حضرت ابراہیم کے ساتھ چل پڑتیں۔ تو انھوں نے کیا کہنا تھا۔ یا کم ازکم ان کو پکڑ کر بیٹھ رہتیں۔ کہ ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہو۔ میں آپ کو بھی نہیں جانے دوں گی۔ یا اگر یہ بھی نہ ہو سکتا۔ تو ان کے پیچھے پیچھے ہی چل پڑتیں۔ اور اگر ان کے ساتھ نہ جاتیں۔ تو کسی بستی اور آبادی میں ہی چلی جاتیں۔ اسطرح کچھ حرج بھی نہ تھا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم کو جو حکم ہوا تھا۔ وہ تو انھوں نے پورا کر دیا تھا۔ اور حضرت ہاجرہ کو کوئی ایسا حکم نہ دیا گیا تھا۔ کہ وہ ضرور وہاں ہی بیٹھی رہیں۔ کوئی کہے۔ کہ حضرت ہاجرہ کو اس دردناک نظارہ کی وجہ سے اتنی ہوش ہی نہ رہی تھی کہ ایسا کرتیں۔ اگر یہ بات مان لی جائے۔ تو کم ازکم وہ یہ تو کرتیں۔ کہ روتی چیختیں۔ چلاتیں اور شور مچاتیں کہ یہ ہم سے کیا دھوکہ کیا گیا ہے۔ ہمیں جنگل میں لا کر ڈال دیا گیا ہے۔ اور خود چلے گئے ہیں۔ مگر اس قسم کی کوئی ایک بات بھی ان کے منہ سے نہیں نکلی۔ بلکہ کہا تو یہی کہا۔ کہ اذاً لا یضیعنا۔ اگر خدا کا یہ حکم ہے۔ تو وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دیگا۔ نہ وہ روتی ہیں۔ نہ چلاتی ہیں۔ نہ یہ کہتی ہیں۔ کہ میں یہاں نہیں بیٹھوں گی بلکہ خدا کا حکم سن کر کہتی ہیں۔ کہ وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب پانی ختم ہوگیا اور حضرت اسمٰعیل کو سخت پیاس لگی۔ اور حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں ادہر ادہر بھاگتی پھریں۔ تو خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے اس جگہ ایک چشمہ پھوڑ دیا۔ اور پھر اس چشمہ پر ایک قافلہ لا کر ڈالدیا۔ اور وہیں ایک بستی بسا دی۔ اب وہاں ہر ایک نعمت ملتی ہے ۔

حضرت ہاجرہ کی قربانی سے سبق

اس سے خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہ سمجھایا ہے۔ کہ دیکھو خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کی ہوئی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی۔ حضرت ابراہیم خدا تعالےٰ کے نبی تھے انھوں نے جو کچھ کیا۔ اپنی شان کے مطابق کیا حضرۃ اسمٰعیل ابھی بچے تھے۔ اگر وہ اس وقت کچھ نہ سمجھتے تھے۔ تو نہ سہی۔ لیکن ہر ایک مومن مرد اور عورت کے لئے حضرت ہاجرہ کی مثال موجود ہے۔ کہ وہ نبی نہ تھی۔ ایک عورت تھی۔ اور کمزور دل عورت تھی۔ لیکن اسے ایک ایسے جنگل میں چھوڑا جاتا ہے۔ جو بالکل ویران اور غیر آباد ہے۔ پھر اس کے لئے موقعہ ہے۔ کہ اپنا بچاؤ کرلے۔ مگر جب اس نے سنا۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کیا گیا ہے۔ تو کہا کہ ہم یہیں رہیں گے خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا ۔

میں نے حج کے موقعہ پر بڑے بڑے جسیم اور موٹے تازے مردوں کو اس لئے روتے دیکھا ہے۔ کہ ان سے ان کے ساتھی جدا ہو گئے۔ حالانکہ اگر ساتھی جدا ہو گئے تو کیا ہوا۔ مکہ ایک شہر ہے۔ کوئی ویران جنگل نہیں رستے بنے ہوئے ہیں۔ ہر قسم کا انتظام موجود ہے۔ مگر باوجود اس کے اپنے ساتھیوں کے جدا ہو جانے کی وجہ سے کئی ایک مردوں کو روتے اور چلاتے دیکھا ہے۔ لیکن دیکھو ہاجرہ عورت ہو کر ایک ایسے جنگل میں رہتی ہے جسمیں کھیتی تک نہیں ہوتی۔ اور پانی کا ایک قطرہ تک نہیں مل سکتا۔ کوئی آبادی نہیں۔ کوئی خبر گیراں نہیں۔ کوئی محافظ نہیں۔ لیکن جب اسے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجھے خدا کے حکم کے ماتحت یہاں چھوڑا گیا ہے۔ تو کہتی ہے۔ کہ خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ یہ کامل ایمان کی علامت ہے۔ جب تک کسی میں ایسا ہی ایمان نہ ہو اُس وقت تک وہ مومن نہیں کہلا سکتا۔ اور جس میں ایسا ایمان نہ ہو۔ وہ یہ امید کیونکر رکھ سکتا ہے۔ کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا ۔

ہماری جماعت کی قربانی

اس وقت خدا تعالےٰ نے ہماری جماعت سے بھی ایسا ہی ایک معاملہ کیا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی ایک قربانی کرنی پڑتی ہے۔ ان سے عہد لیا جاتا ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ لیکن افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری بڑی ضروریات ہیں۔ ہم دین کے لئے کہاں سے خرچ کریں۔ حالانکہ وہ نہیں دیکھتے۔ کہ حضرت ہاجرہ سے زیادہ قربانی تو ان سے نہیں کرائی جاتی۔ اس کی قربانی کو دیکھیں۔ اور پھر اپنی قربانی پر نظر کریں۔ اور پھر حضرۃ ہاجرہ کے ایمان کو دیکھیں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ ہاجرہ سے ابھی بہت پیچھے ہیں۔ حالانکہ یہ مرد ہیں اور وہ عورت تھی۔ پھر عورتیں بھی اس سے بہت پیچھے ہیں۔ حالانکہ ہاجرہ بھی انہیں کی طرح کی ایک عورت تھی۔ اور اسی آدم کی اولاد تھی۔ جس کی ہم سب ہیں۔ مگر جس ایمان کو اس نے ظاہر کیا۔ وہ تمام مردوں عورتوں کے لئے قابل رشک ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ کئی لوگ ایسے ہیں۔ کہ جن کو اگر دین کے لئے خرچ کرنے کو کہا جائے۔ تو آگے سے کئی قسم کی مجبوریاں پیش کر دیتے ہیں۔ اور کئی قسم کے عذرات گھڑ لیتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک عہد انہیں بتاتی ہے۔ کہ خدا کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے۔ وہ کبھی ضائع نہیں جاتی۔ آدم سے لیکر اس وقت تک کوئی ایک بھی ایسی مثال نہیں پیش کی جا سکتی۔ کہ خدا کے لئے کسی نے کوئی قربانی کی ہو۔ اور اسکا نتیجہ اس کے حق میں عمدہ نہ نکلا ہو۔ بلکہ جس کسی نے بھی خدا کے لئے قربانی کی ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ملائکہ مقرر کر دئے ہیں۔ کہ اس کی مدد اور تائید کریں۔ اور اسے ضائع نہ ہونے دیں۔ لیکن یہ بات کسقدر افسوسناک ہے۔ کہ وہ لوگ جنکو

خدا تعالےٰ صحابہ میں سے قرار دیتا ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جن کے متعلق ان کے سکرٹری یہ رنجیدہ شکایات کرتے رہتے ہیں۔ کہ انہیں جب کبھی کسی دینی کام میں حصہ لینے کے لئے کہا جائے۔ تو کہدیتے ہیں۔ کہ ہماری تو اپنی بہت سی ضروریات ہیں۔ یا اور اسی قسم کے عذرات پیش کر دیتے ہیں۔ ایک شخص نے مجھے لکھا۔ کہ میری بیوی کہتی ہے۔ تم قادیان میں کچھ نہ بھیجو۔ اور جسقدر وہاں بھیجتے ہو اس سے آدھا مجھے دیدیا کرو۔ میں اس کے بدلے اپنا مہر تمہیں معاف کردوں گی۔ کیا میں اس کی بات مان لوں۔ اس شخص کا مجھ سے یہ پوچھنا ہی بتا رہا ہے۔ کہ اس کے دل میں خدا تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کا کسقدر جوش ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھے بغیر ہی کیوں نہ اپنی بیوی کی بات کو یہ کہہ کر رد کردیا۔ کہ میں تیرا حکم مانوں یا خدا کا۔

خدا کی راہ میں خرچ کرنا بیج بونا ہے

پھر کئی لوگ ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کرنا گویا نقصان اٹھانا خیال کرتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ کے لئے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے۔ وہ بیج کی طرح ہوتا ہے۔ کبھی کوئی زمیندار ایسا نہیں دیکھا گیا۔ کہ جو زمین میں اس خیال سے بیج نہ بوئے۔ کہ اُسے بیج کے ضائع چلے جانے کا ڈر ہے۔ بلکہ وہ تو یہ سمجھتا ہے کہ جب میں کھیت میں دانے ڈالوں گا۔ تو وہ بہت زیادہ بڑھیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کے لئے جو خرچ کرتا ہے۔ وہ بھی بیج کی طرح ڈالتا ہے۔ اور جسطرح کھیت میں ڈالا ہؤا ایک دانہ سینکڑوں دانے پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح خدا کے راستہ میں خرچ کرنے پر بہت کچھ ملتا ہے۔ اگر کوئی خدا کے لئے خرچ نہیں کرتا۔ تو اُس کے لئے یہی کہہ سکتے ہیں کہ اسے اس بات پر ایمان نہیں۔ کہ خدا کسی سے کچھ لیکر اسے ضائع نہیں ہونے دیتا۔ کیونکہ اگر اسے یہ ایمان حاصل ہو۔ تو ضرور خدا کے لئے اسی یقین اور ایمان سے خرچ کرے۔ جس کے ساتھ زمیندار کھیت میں دانہ ڈالتا ہے اور خوشی خوشی ڈالتا ہے۔ کہ بہت زیادہ دانے حاصل ہوں گے۔ کوئی زمیندار مصیبت اور تکلیف سمجھ کر بیج نہیں ڈالتا۔ بلکہ خوشی خوشی ایسا کرتا ہے۔ لیکن کسقدر افسوس کی بات ہے۔ کہ دین کے راستہ میں خرچ کرنے والے اول تو اس خیال سے خرچ ہی نہیں کرتے۔ کہ ہمارا مال خرچ ہو جائیگا۔ اور جو خرچ کرتے ہیں۔ وہ اس یقین اور ایمان کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔ کہ ہم نے جو کچھ دیا۔ وہ ضائع ہو گیا۔ اس سے ہمیں کچھ حاصل نہ ہوگا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ جو میرے راستہ میں خرچ کرتا ہے۔ اُسے سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ہم دیتے ہیں۔ زمین میں بویا ہؤا دانہ اسقدر دانے نہیں اگا سکتا۔ لیکن خدا تعالےٰ تو کہتا ہے۔ کہ میں سات سو نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ دیتا ہوں۔ اور زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی مثال

اس کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال کو دیکھ لو۔ کہ کسطرح خدا کے لئے ایک دانہ ڈالنے سے کروڑوں کروڑ دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں تو گیہوں بونے والا گیہوں ہی کاٹتا ہے۔ اور جو بونے والا جو۔ مگر حضرت ابراہیم کو ایک دانہ سے کئی قسم کے پھل اور میوے حاصل ہوئے۔ انہیں بچے بھی ملے سلطنت بھی ملی۔ دولت بھی ملی۔ عزت بھی ملی۔ غرضیکہ ہر ایک چیز حاصل ہوئی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا کے لئے قربانی کرنے سے اس کے نتیجہ میں کئی قسم کی کھیتیاں نکلتی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے ایک بچہ کو قربان کیا تھا۔ اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ نے ان کو کہا۔ کہ جسطرح آسمان کے ستارے نہیں گنے جاتے اسی طرح تیری نسل بھی نہیں گنی جائیگی۔ اب دیکھ لو کوئی ہے۔ جو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کو گن سکے۔ جسقدر دنیا میں حضرت ابراہیمؑ کی نسل کے آدمی ہیں اسقدر کسی اور انسان کی نسل ... ... ہرگز نہیں مل سکتی۔ اور یہ نسل اتنی پھیلی ہے۔ کہ آسمان کے ستاروں کی طرح گنی نہیں جا سکتی۔ پھر اگر روحانی طور پر دیکھا جائے۔ تو تمام دنیا کا بیشتر حصہ حضرت ابراہیمؑ کو ماننے والا ہے۔ پھر مال و دولت کے لحاظ سے دیکھو۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ قریباً چار ہزار سال تک ان کی نسل یا ان کے متبعین کے ہاتھوں میں حکومت رہی۔ اور اب عیسائی حکومت کر رہے ہیں۔ وہ بھی آپ کو مانتے ہیں۔ روحانیت کے لحاظ سے دیکھو۔ تو جتنے بڑے بڑے نبی حضرت ابراہیم کے بعد گذرے ہیں۔ وہ آپ ہی کی نسل سے تھے۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی کی نسل سے تھے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے بھی لکھا ہے۔ کہ میں بھی اسحٰقؑ کی نسل سے ہوں۔ اسلئے آپ بھی حضرت ابراہیمؑ ہی کی نسل سے ہوئے۔ غرض کوئی نعمت ایسی نہیں۔ جو ان کو حاصل نہ ہوئی۔ دنیا کے لحاظ سے حکومت اور طاقت روحانیت کے لحاظ سے دولت نسل کے لحاظ سے سب سے زیادہ نسل آپ کو دیگئی۔ اور وہ جگہ جو اس وقت تک بھی غیر ذی زرع ہے۔ اس کو ایسی برکت نصیب ہوئی۔ کہ اب سب کچھ وہاں پہونچتا ہے بلکہ مکہ کے رہنے والوں کو کوئی کام ہی نہیں کرنا پڑتا۔ ان کو مکانوں کا کرایہ ہی اسقدر آجاتا ہے۔ کہ ان کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ایک ایک پیسہ لیکر دو تین سو تک ایک چھوٹے سے مکان کا کرایہ لیتے ہیں۔ پھر وہاں لوگوں کے جمع ہونے کی وجہ سے ان کی تجارت خوب چلتی ہے۔ اور وہ اتنے خوب نفع کماتے ہیں۔ پھر وہی زمزم کا چشمہ جو خدا تعالےٰ نے حضرت اسمٰعیل کے لئے کھولا تھا۔ اسی کے پانی کی تجارت کرتے ہیں ایک چھوٹے سے مٹی کے برتن میں پانی بھر کر لے جاتے ہیں۔ جسے زمزمی کہتے ہیں۔ اور دو دو روپے لیتے ہیں۔ غرض اس جگہ کو بھی خدا تعالےٰ نے ایسا آباد کیا۔ کہ اسکی نظیر اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اور حضرت ابراہیم کی نسل کسی رنگ میں بھی گھاٹے میں نہ رہی۔ دنیا کی کوئی نسل اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دراصل وہ قربانی ایک بیج تھا۔ جسے حضرت ابراہیمؑ نے ایک ایسی جگہ میں ڈالا۔ جہاں بظاہر اسکی ہلاکت تھی۔ لیکن چونکہ خدا تعالےٰ کے لئے ڈالا گیا تھا۔ اس لئے اسقدر بڑھا۔ کہ اس سے کروڑوں کروڑ دانے نکلے۔

ایک نتیجہ خیز مثال

کہتے ہیں ایک بادشاہ کہیں جا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی ایسا درخت لگا رہا ہے۔ جو بہت دیر میں پھل دینے کے قابل ہو سکتا ہے۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا۔ تم جو یہ درخت لگا رہے ہو۔ یہ تمہیں کیا فائدہ دے گا۔ اس نے کہا۔ دوسروں کے لگائے ہوئے درختوں

ہم نے فائدہ اٹھایا ہے۔ ہمارے لگائے ہوئے سے دوسرے فائدہ اٹھائیں گے۔ بادشاہ نے کہا "زہ"۔ اس سے اُس کی مراد یہ تھی۔ کہ میں خوش ہوا ہوں۔ انعام دو۔ اسپر اس شخص کو چار ہزار انعام دیا گیا۔ انعام لینے کے بعد اس نے کہا۔ کہ دیکھئے۔ اس درخت نے ایک پھل تو مجھے اسی وقت دیدیا ہے۔ بادشاہ نے پھر "زہ" کہا! اور اُسے دوسری بار انعام دیا گیا۔ پھر اُس نے کہا۔ اور لوگوں کو تو سال بھر میں ایک دفعہ پھل حاصل ہوتا ہے لیکن مینے چونکہ بڑی نیک نیتی سے یہ درخت لگایا ہے اسلئے مجھے دو دفعہ پھل ملا ہے۔ بادشاہ نے کہا "زہ"۔ پھر اسے تیسری دفعہ انعام دیا گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے کہا۔ چلو اب اس سے کچھ نہ پوچھنا چاہیئے۔ یہ تو ہمیں لوٹ لیگا۔ یہ تو اس بادشاہ نے کہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کبھی یہ نہیں کہتا۔ اور نہ وہ دینے سے تھکتا ہے۔ کیونکہ اس کا خزانہ غیر محدود ہے۔ خدا تعالےٰ ایک ہی بیج سے بے انتہا دانے پیدا کر دیتا ہے۔ اور پھر ایک ہی بیج سے آم۔ خربوزے۔ انار۔ انگور وغیرہ جسقدر بھی میوے ہیں اور جسقدر بھی نعمتیں ہیں۔ سب پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا انعام ہو سکتا ہے۔ اگر زمینداروں کو کوئی ایسا بیج مل جائے جس سے وہ کروڑوں پھل حاصل کر سکتے ہوں۔ اور پھر ایک ہی بیج سے کئی قسم کے پھل میسر آسکیں۔ تو ان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ وہ تو اپنا سب کچھ بیچ کر اور تمام زمینیں فروخت کر کے صرف ایک دو گز زمین رکھ لیں اور اس بیج کو خرید لیں۔ لیکن کسقدر افسوس کی بات ہے۔ کہ ایسا بیج خدا تعالےٰ کے حضور سے ملتا ہے مگر بہت کم لوگ اس کے لینے کی کوشش اور سعی کرتے ہیں۔ اور یہ کوئی خیالی اور وہمی بیج نہیں۔ بلکہ حقیقی ہے اور حضرت ابراہیمؑ کے پھل اس کی تصدیق کے لئے موجود ہیں ٭

عید کیا بتلاتی ہے

یہ بات خوب سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے راستہ میں دی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔ عید منانے والے لوگ اس بات کو سوچیں۔ کیا عید یہ نہیں بتاتی۔ کہ خدا کے راستہ میں دی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں جاتی۔ پھر کیوں وہ خدا کے راستہ میں قربانی کرنے سے دل چُراتے اور کتراتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم اپنا مال اسطرح خرچ کریں گے۔ تو ضائع ہو جائے گا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کا خدا تعالےٰ پر ایمان نہیں۔ اگر ان میں حضرت ہاجرہ جتنا ایمان ہوتا۔ تو وہ کبھی یہ خیال بھی نہ کرتے۔ اور دین کے راستہ میں اپنی جانوں اور مالوں وغیرہ کو خرچ کرنے سے ذرا بھی نہ گھبراتے اور یقین رکھتے۔ کہ اسطرح خرچ کرنے سے ہمارے اموال ضائع نہیں جائیں گے۔ بلکہ اس کے بعد اتنے انعامات حاصل ہوں گے۔ کہ جنہیں ہم شمار بھی نہ کر سکیں گے۔ تو یہ ایمان کی کمزوری ہے۔ عید ہر سال اسی کمزوری کے دور کرنے کیلئے آتی ہے۔ تاکہ وہ لوگ جنہیں یقین نہ ہو۔ کہ کسطرح خدا کے راستہ میں ایک دانہ خرچ کرنے سے اسقدر پھل مل سکتے ہیں۔ انہیں حضرت ابراہیم کا نمونہ دکھا دیا جائے عید کو عام لوگ ایک میلا سمجھتے ہیں۔ مگر دراصل یہ ان کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ تاکہ وہ بیدار اور ہوشیار ہوں۔ اور حضرت ابراہیم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور وہی برکت حاصل کریں جو انہیں حاصل ہوئی۔ مگر افسوس کہ بہت لوگ اسمیں سستی اور کوتاہی کرتے ہیں ٭

حضرت مسیح موعودؑ کی قربانی

ہماری جماعت کے لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربانی کا زندہ نمونہ موجود ہے۔ جب آپ نے دعویٰ کیا اس وقت آپکی کیا حالت تھی۔ قادیان میں بھی اکثر لوگ آپکو نہ جانتے تھے۔ اور آپ یہ دعوےٰ سے کہتے کہ کوئی اس بات کی تردید کرے۔ کہ دعویٰ سے پہلے میرے نام کوئی خط تک نہ آتا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کر کے جسقدر اسکو پوشیدہ رکھا جائے۔ اسیقدر زیادہ خدا تعالیٰ اسے ظاہر کرتا ہے۔ حضرۃ مسیح موعود کہتے۔ کہ مینے اپنے آپکو دنیا سے چھپانا چاہا مگر خدا تعالےٰ نے مجھے کھڑا کر دیا۔ اور ایسا کھڑا کیا۔ کہ اب دنیا کے چاروں کونوں سے آپکی قربانی کے پھل پیدا ہو رہے ہیں۔ کوئی افریقہ سے کوئی امریکہ سے کوئی ایران سے کوئی ہندوستان سے کوئی افغانستان سے کوئی یورپ سے غرضیکہ ہر علاقہ میں آپکی شاخیں پھیلکر پھل پیدا کر رہی ہیں۔ پھر دیکھو آپ کو کسقدر گالیاں دی گئی ہیں آپنے خدا تعالےٰ کے لئے گالیاں سنیں۔ مگر گالیاں دینے والے آپ کو اس جوش سے گالیاں نہیں دیتے تھے۔ جس جوش سے اب آپ پر درود بھیجنے والے پیدا ہو گئے ہیں۔ پھر آپنے خدا تعالیٰ کے لئے اپنے ایسے رشتہ دار اور دوست چھوڑے۔ جو اپنی غرض اور مطلب کے تھے لیکن اُنکے بدلہ میں خدا تعالےٰ نے ایسے رشتہ دار اور دوست دئے۔ جو آپکے نام پر جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ پہلے رشتہ دار اور دوست ان کا کہاں مقابلہ کر سکتے ہیں۔ وہ ایسے تھے۔ کہ جب تک حضرت صاحب ان کو دیتے اور ان کی حاجتیں پوری کرتے۔ وہ آپکے ساتھ تھے۔ اور اگر کچھ نہ دیتے۔ تو الگ۔ لیکن ان کی بجائے جو خدا نے دئے۔ وہ ایسے تھے۔ کہ خود حضرت صاحب کو اپنے مال دیتے۔ اور اس بات کو اپنے لئے موجب فخر سمجھتے۔ یہ کتنا بڑا فرق ہے ایک تو اپنے مطلب کے دوست اور رشتہ دار تھے لیکن انکی بجائے جو خدا تعالےٰ نے دئے۔ وہ اس بات کی تمنا رکھتے تھے۔ کہ ہم سے حضرت صاحب کوئی خدمت لیں۔ تاکہ اسطرح ہمارا بیڑا پار ہو جائے تو ہر رنگ میں خدا تعالےٰ نے آپ کو آپ کی قربانی کا بہت بڑھ چڑھ کر بدلہ دیا۔ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ساری دنیا آپکے قدموں میں آگرے۔ کیونکہ ابھی ابتدائی زمانہ ہے۔ مگر کہتے ہیں۔

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات

تمام مذاہب والے اس بات کو قبول کر رہے ہیں۔ کہ اگر دنیا میں کوئی ایسا پودا ہے جس سے ڈرنا چاہیئے۔ تو وہ وہی ہے جو مرزا صاحب نے لگایا ہے اسکے ہوتے ہوئے ہمارے درخت نہیں بڑھ سکتے۔ جہاں ایک قوی درخت ہو۔ وہاں اور کوئی درخت پھل پھول نہیں سکتا۔ اور نہ ہی بڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح تمام مذاہب والے کہتے ہیں۔ کہ گویہ پودا ہی ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ہمارے درخت بھی نہیں بڑھ سکتے۔ بلکہ سوکھ رہے ہیں۔ حضرۃ صاحب کہتے۔ کہ عیسائی مشنری اور ان کی عورتیں یہاں قادیان میں آیا کرتی تھیں۔ لیکن اب دیکھ لو۔ کہ قادیان کے نام تک سے وہ کانپتے ہیں۔ اور کئی کئی میل دور سے گذر جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایسا زبردست پودا ہے۔ کہ جہاں یہ ہے وہاں ہمارے اُگنے سے کچھ نہیں اُگ سکتا۔ ہمارے پودے اسی وقت تک اُگ سکتے ہیں جب کہ اس سے دور ہی ہوں۔ اس لئے اس سے دور دور ہی رہتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے یہ پودا

وہاں بھی پہونچ جاتا ہے۔ اسلئے پھر وہاں سے انہیں بھاگنا پڑتا ہے۔ پاک درخت کے متعلق خدا تعالٰے فرماتا ہے۔ اصلھا ثابتۃ وفرعھا فی السماء۔ اس کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور اس کا پھیلاؤ آسمان تک ہوتا ہے۔ یہی بات ہم نے اس شجر کے متعلق دیکھلی ہے۔ اور ہم نے تجربہ کرلیا ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں دوسروں کی کھیتیاں نہیں اگتیں۔ اور اگر اگتی ہیں۔ تو خشک ہوجاتی ہیں۔ گو اس وقت ہماری جماعت کمزور ہے۔ مگر آثار بتا رہے ہیں۔ کہ اسکے مقابلہ میں باقی تمام پودے مرجھا رہے ہیں۔ اور ایک دن آئیگا جبکہ بالکل خشک ہوجائیں گے۔ اور سایہ کُن درخت صرف یہی ہوگا ؛

احمدیوں کو تنبیہ

ہمارے سامنے یہ نظیر موجود ہے۔ غیر اگر بے توجہی کریں۔ تو کریں۔ مگر وہ جو اس خدا کے مامور اور نبی پر ایمان لائے اور جنھوں نے اس کی بیعت کی۔ اور سب کچھ دیکھا۔ ان میں سے اگر کوئی اسطرح نا امیدی ظاہر کرے۔ کہ اگر میں خدا کے لئے خرچ کرونگا۔ تو ضائع ہوجائیگا۔ وہ بہت ہی قابل افسوس ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالٰے کے لئے دی ہوئی چیز کبھی پہلے ضائع ہوئی ہے۔ اور نہ اب ہو سکتی ہے۔ تم نے تو حضرت مسیح موعود کا نمونہ دیکھ لیا ہے۔ پھر اپنے اپنے گاؤں میں دیکھ لو کہ جنھوں نے اس سلسلہ کے لئے سچی قربانیاں کی ہیں۔ انہیں کیا کچھ حاصل ہوا ہے جنھوں نے نہیں کیں بلکہ پھر گئے انھوں نے کیا کچھ نقصان اٹھایا ہے ؛

اخیر میں پھر بتا دیتا ہوں کہ عیدیں کوئی کھیل نہیں۔ میلا نہیں تماشا نہیں۔ اسلام کی ہر بات میں حکمت ہوتی ہے پس عیدیں بھی ایک بہت بڑی حکمت ہے۔ اور وہ یہ کہ عید یہی بات بتانے کیلئے آتی ہے۔ کہ خدا کیلئے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے۔ وہ کبھی ضائع نہیں جاتا۔ بلکہ کئی گنا ہو کر ملتا ہے ؛

پس جو لوگ خدا کیلئے خرچ کرنے میں سُست ہیں وہ چست ہوجائیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کیلئے ہر ایک قسم کی قربانی کریں۔ اور جو چست ہیں وہ اور تیز ہوجائیں کہ اس راستہ میں جسقدر تیزی دکھائی جائیگی اسی قدر زیادہ بلندی حاصل ہوتی ہے ؛

خدا تعالٰے ہماری جماعت کو اسبات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور عید سے سچی قربانی کرنے کا سبق سکھائے۔

آمین ؛

مثیلِ یہود

نمبر ۲

(۷) ساتواں نقص یہود کا خدا تعالٰے نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ خود ہی حرام حلال کا فتوٰی دیدیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ انپر چربی کا استعمال اور اس کی خرید و فروخت حرام تھی۔ لیکن انھوں نے اسکو چراغوں میں جلایا۔ اور اس کو پگھلا کر بیچنا جائز قرار دیدیا۔ خدا تعالٰے ان کو فرماتا ہے۔ لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام (الآیہ) کہ اپنی زبان سے کسی چیز کو حلال اور کسی کو حرام قرار نہ دو۔ بلکہ حلال وہی ہے، جسکو خدا نے حلال کہا۔ اور حرام وہی ہے، جسکو خدا نے حرام کہا

ہم موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ عملاً انھوں نے سود کو حلال قرار دیا ہُوا ہے۔ بلکہ اکثر لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی تجارت ہے۔ ممنوع کسطرح ہو سکتی ہے۔ حالانکہ خدا تعالٰے فرماتا ہے۔ یمحق اللّٰہ الربٰو یعنی خدا تعالیٰ سود کو مٹانا چاہتا ہے مگر آجکل کے مسلمان اسکو رواج دینا چاہتے ہیں ؛

(۸) نسوا حظا مما ذکروا بہ فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء۔ کہ یہود نے (ترجمہ) توراۃ کی تعلیم کو ترک کردیا جس کی سزا میں ہم نے اُن کے درمیان بغض اور عداوت پیدا کردی ؛

ہم موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ انھوں نے بھی قرآنی تعلیم کو ترک کردیا جسکی وجہ سے ان کو بھی یہ سزا مل رہی ہے۔ کہ ؎

اِک پھوٹ پڑ رہی ہے مودۃ نہیں رہی

کیا عام اور کیا خاص کیا مولوی اور کیا جاہل سب میں فرقہ بندی ہو رہی ہے۔ اور ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ یہ قرآن کریم کو ترک کرنے کا نتیجہ ہے۔ ورنہ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا کے مطابق قرآن کو مضبوط پکڑتے تو ان میں کبھی تفرقہ نہ پیدا ہوتا۔ مگر مسلمان ایسا نکرتے۔ تو یہود سے مشابہت کسطرح پیدا ہوتی۔

آنحضرت کو خدا تعالیٰ مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ کہ جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کرلیا اور گروہ در گروہ ہوگئے تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعاً لست منھم فی شیئ الآیہ ؛

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالٰے مسلمانوں کا دوبارہ آنحضرت سے تعلق پیدا کرائے۔ اور آپکے کامل بروز حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر سب کو ایک جگہ جمع کرکے اخوانا کا مصداق اعلیٰ پیمانہ پر کرے۔ آمین ؛

(۹) اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا (ترجمہ) خدا تعالٰے فرماتا ہے۔ یہودیوں نے اپنے مولویوں اور فقراء کو خدا بنا رکھا ہے یہودی ایک دفعہ آنحضرت صلعم کے پاس آئے۔ اور اعتراض کیا۔ کہ ہم تو اپنے فقراء اور علماء کو خدا نہیں سمجھتے۔ پھر ہمارے متعلق یہ بات کسطرح درست ہو سکتی ہے۔ کہ ہم نے احبار اور رہبان کو خدا بنالیا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ کیا جو کچھ وہ تم کو کہدیں تم مانتے نہیں۔ کہا ہاں یہ تو ہم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ یہی حالت آجکل کے مسلمانوں کی ہے جو کچھ اُنکے مولوی اور فقراء انکو کہدیں وہی ان کیلئے خدا اور اسکے رسول کا حکم ہوتا ہے تحقیق اور حق جوئی کو پس پشت پھینکتے ہیں اور ذرا بھی عقل سے کام نہیں لیتے۔ ان مولویوں نے بڑے بڑے ستبازوں کو عوام کے ہاتھوں سے دکھ دلائے۔

(۱۰) وقتلھم الانبیاء بغیر حق (ترجمہ) یہودیوں نے انبیاء کا ناحق سخت مقابلہ کیا جسکی وجہ سے انپر لعنت پڑگئی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔ اور علماء کی تعریف خدا تعالیٰ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء کہ علماء وہ ہوتے ہیں جو خشیت اللہ سے معمور ہوتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کوئی مجدد کوئی ولی اور کوئی بزرگ اس امت میں ایسا نہیں ہُوا۔ جسکو مولویوں اور عام مسلمانوں کے ہاتھوں سے دکھ نہ پہونچے ہوں حتی کہ تمام مجددین (جو ضرورت کے مطابق مختلف علاقوں میں پہلے انبیاء کیطرح الگ الگ مبعوث کئے گئے تھے) کے جامع حضرت مرزا صاحب کو بھی انھوں نے طرح طرح کے دکھ دینے میں کمی نہیں کی ؛

(۱۱) یہود کے متعلق حضرت نبی کریم صلعم فرماتے ہیں۔ لعن اللّٰہ الیھود اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد کہ خدا تعالیٰ لعنت کرے یہودیوں پر انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے

اب مسلمانوں کو دیکھ لو۔ کوئی شہر اور قصبہ خالی نہیں ہوگا جہاں مسلمانوں نے کسی بزرگ اور ولی کی قبر کو سجدہ گاہ نہ بنایا ہوا ہو۔

(۱۴) یہودی توراۃ پر تو ایمان لاتے تھے۔ لیکن علاوہ اس کے بہت احکام کی پابندی نہیں کرتے تھے۔ اور توراۃ کا حکم جانتے ہوئے اس پر عمل نہ کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کہ کیا تم کتاب کے بعض حصے کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔ فما جزاء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب پس تمہارے اس فعل کی سزا یہی ہونی چاہئے۔ یہی کہ اس دنیا میں ذلت اور قیامت کو سخت عذاب۔ آج مسلمانوں کو دیکھ لو دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم سارے قرآن کو مانتے ہیں لیکن جب ابتداء میں گورنمنٹ برطانیہ نے ہندوستان کے علماء اور امراء کو کہا۔ کہ تم شریعت کے مطابق تقسیم وراثت کرانا چاہتے ہو یا رواج کے مطابق۔ تو چونکہ شریعت کی رو سے لڑکیوں کو بھی حصہ دینا پڑتا تھا۔ اسلئے انہوں نے شریعت کو پس پشت پھینک دیا اور رواج کے مطابق تقسیم جائداد کو منظور کر لیا جسکا نتیجہ وہ دیکھتے ہیں جہاں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں لڑکیوں کا حصہ مقرر فرمایا ہے آخر میں چلکر فرماتا ہے۔ کہ جو ان احکام پر عمل نہیں کرے گا اسکو ذلت کا عذاب دیا جائیگا۔ سو دنیا میں تو دیکھ لو مسلمانوں کی موجودہ حالت کسی پر مخفی نہیں۔ کیا علم کے لحاظ سے اور کیا عہدوں کے لحاظ سے اور کیا عزت و منزلت۔ تجارت اور صنعت کے لحاظ سے سب قوموں سے گرے ہوئے ہیں۔

(۱۵) واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان یہود نے حضرت سلیمان کی حکومت میں جادو اور ٹونے وغیرہ کو رواج دیا تھا جسکی یہودیوں نے بھی اتباع کی حالانکہ ایسا کرنا انپر حرام کیا گیا تھا۔ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں نے بھی اس فعل کے تتبع میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

(۱۶) وقالت الیہود لیست النصاریٰ علی شیء وقالت النصاریٰ لیست الیہود علی شیء وھم یتلون الکتاب کہ یہود اور نصاریٰ باوجود ایک کتاب توراۃ کے متبع ہونے کے ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ موجودہ زمانہ کے مسلمان بھی دیکھ لو باوجود ایک قرآن کریم کے پیرو ہونے کے ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ کے کافر ہونے کے ثبوت میں غزنویوں نے اربعین شائع کرادی۔ حالانکہ وہ دونوں وہابی ہیں۔

(۱۵) یحرفون الکلم عن مواضعہ یہودی توراۃ کے کلمات کو آگے پیچھے کر دیا کرتے تھے۔ آجکل کے مولوی ہمارے مقابلہ میں اس فعل کا ارتکاب کرنے سے بھی نہیں چوکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اصل میں رافعک پہلے ہے اور متوفیک بعد میں ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے متوفیک کو پہلے رکھا ہے اور آنحضرت صلعم نے بھی ان الفاظ میں تاکید فرمائی ہے۔ ابدؤا بما بدا اللہ بہ۔ کہ جس کو خدا نے مقدم کیا تم بھی اسی کو مقدم کرو۔ اگر خدا نے قرآن کی حفاظت کا وعدہ نہ فرمایا ہوتا۔ تو ان مولویوں نے یہودیوں سے چند قدم آگے ہی رہنا تھا۔

(۱۶) واکلھم الربوا۔ کہ یہودیوں کے سود کھانے کی وجہ سے انپر لعنت کی گئی۔ کثرت سے ایسے مسلمان ہیں جو کھلے طور پر سود لیتے ہیں۔ اور اس کو تجارت سمجھ کر حلال بنا بیٹھے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ کہ اگر تم سود خوری سے باز نہ آؤ۔ تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

(۱۷) ولما جاءھم رسول من عند اللہ مصدق لما معھم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظہورھم کانھم لا یعلمون۔ یہودیوں کے پاس جب کبھی بھی کوئی رسول آیا۔ اس کے مقابلہ میں کتاب اللہ کی پیشگوئیوں کو جو اس کے متعلق ہوتیں۔ پس پشت پھینک دیتے اور اس کو جھٹلاتے تھے۔

اب اس زمانہ میں جبکہ حضرت مرزا صاحب قرآن اور حدیث کی بتائی ہوئی علامات کے مطابق آئے اور بدلائل بینہ اپنے دعویٰ کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ تو مسلمانوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اور مرزا صاحب کو جھٹلانے پر کمربستہ ہو گئے۔ اور اس طرف ذرا التفات نہ کی۔ کہ مرزا صاحب کو بھی قرآن اور حدیث کے بتائے ہوئے معیاروں پر جن کی رو سے ایک راستباز کی صداقت پر مہر لگتی ہے۔ پرکھیں۔ کہ آیا یہ بھی انہی معیاروں پر پورے اترتے ہیں۔ یا نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھٹلانے کے لئے انھوں نے قرآن کریم کے بتائے ہوئے پاک طریق کو ترک کر دیا

(۱۸) یہودیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا اس لئے بھی انکار کیا۔ کہ توراۃ میں لکھا ہے۔ کہ مسیح نہیں آئے گا۔ جب تک کہ ایلیا جو آسمان پر بجسم عنصری گیا ہوا ہے۔ دوبارہ نہ آئے۔ اور حضرت مسیح کی بتائی ہوئی حقیقت ہے کہ ایلیا کے دوبارہ آنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اس کی صفات کا کوئی شخص آئیگا۔ اور وہ حضرت یحییٰ ہیں۔ یہودیوں نے اس سے روگردانی کر کے حضرت مسیح کو جھٹلایا۔

اسی طرح مسلمانوں کا بھی یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ بجسم عنصری آسمان پر گئے ہوئے ہیں۔ اور ان کے دوبارہ آنے کا مطلب سمجھ کر مسلمانوں نے مسیح محمدی کا انکار کر دیا۔ حالانکہ قرآن میں خدا تعالیٰ نے مسیح موسوی کی وفات کا ذکر کھول کر فرما دیا ہے۔

اس سے بخوبی واضح ہو گیا۔ کہ آنحضرت کی اپنی امت کے متعلق پیشگوئی لتتبعن سنن الذین من قبلکم کہ مسلمان بھی بالکل یہود کے قدم بقدم چلیں گے۔ لفظ بلفظ پوری ہو گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی شفقت

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج ایک کاغذ کی تلاش کر رہا تھا کہ حضرت خلیفہ ثانی کا ایک رقعہ مل گیا۔ اس کے دوبارہ سہ بارہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کو مسیح موعود کے پرانے ملنے والوں کا کس قدر خیال ہے ممکن ہے کسی سعید روح کو اس سے فائدہ پہنچ جائے۔ اسلئے اخبار میں اندراج کیلئے ارسال خدمت ہے۔ شیخ صاحب سے مراد شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوس ہیں۔ اللہ تعالیٰ انپر اور ہم سب پر رحم فرماوے۔ (خاکسار محمد دین ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

مکرمی ماسٹر صاحب السلام علیکم! عزیز محمد صالح یہاں مدرسہ میں داخل ہونے کیلئے آیا ہے اور داخل نہ ہو سکنے کی وجہ سے واپس چلا ہے اگر کوئی قانونی نقص نہ ہو۔ تو اسے داخل کر لیں۔ مجھے شیخ صاحب کا بہت خیال ہے۔ شاید کسی ذریعہ سے انکی ہدایت ہو جائے۔ کم سے کم ان کی اولاد میں کوئی اس سعادت سے حصہ لے۔ اور انکا گھر محروم رہے مناسب نہ تھا تو خدا تعالیٰ کے ہی اختیار میں ہے۔ دلوں کا بدلنا اسکیلئے آسان ہے۔ انکا جواب ابھی دیں۔ مرزا محمود احمد

انجمن ترقی اسلام کی تبلیغی کوششیں

لنڈن سے

جناب قاضی عبداللہ صاحب بی - اے بی ٹی مبلغ احمدیت کا خط

یہاں تبلیغی کام مختلف طریقوں سے ہو رہا ہے۔ خطوط کتابت سے۔ لٹریچر سے۔ ملاقات سے۔ اخبارات وغیرہ کے ذریعہ سے۔ اور ایک حد تک لیکچروں کے ذریعہ سے اسکے علاوہ احباب نو مسلم سے تعلقات۔ تعلیم وغیرہ کا کام بھی ایک اہم کام ہے۔ قرآن شریف کے ترجمہ سے بھی کام میں خوب ترقی ہو ئی ہے۔ یقین ہے محض اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم اور اسکے رحم کے ساتھ روحانی فتح مسیح موعود کے نام پر ہوگی۔ اسکی تعلیم زمین کے کناروں تک پھیلیگی۔ اور خوب پھیلیگی۔ اور تمام ادیان پر دین الحق کا غلبہ آخر الزمان رسول کے ذریعہ ہوگا ؛

مینے ارادہ کیا ہے کہ اپنے نام کی سٹمپ بنوالوں۔ تاکہ لفافوں۔ پیکٹوں کے اوپر خط و کتابت میں لگا دی جاوے اسطرح نئی تحریک ہوگی۔ اور مسیح موعود کے نام کے پھیلنے سے بھی برکت ہوگی۔ مجھے ہندوستان سے بعض نے لکھا ہے کہ حضرت صاحب کو مصلح پیش کر کے تبلیغ ہونی چاہیئے لیکن مینے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہاروں اور مضامین کے بعد دستخط دیکھا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود اپنے نام کے ساتھ شائع کرتے تھے۔ واقعی مسیح کا خطاب کسی کو دئیے جانا یہاں کے لوگوں کے نزدیک ان کو مشتعل کرنا ہے۔ مگر ہم اس حقیقت کو کس حکمت عملی سے چھپا سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فعل کے خلاف کرنے سے قدم تنزل پر پڑیگا۔ اور ارتداد تک جو اس آیت اللہ کے کفر سے ہو سکتی ہے۔ نوبت پہنچیگی۔ الا ماشاء اللہ۔ مثالیں موجود ہیں ؛

اخبارات میں بھی تذکرہ ہونا شروع ہو گیا ہے جس سے انکے ساتھ مزید خط و کتابت کرنے کا موقعہ ملجاتا ہے ابھی ایک دوست نے لیسٹر سے خط لکھا ہے کہ برمنگھم ڈیلی پوسٹ نے کسی کتاب کا ریویو کرتے ہوئے حضرت اقدس کی تعلیم وغیرہ کا ذکر بھی کیا ہے ؛

ایک شخص نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا ایک مضمون اس بنا پر ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ زندہ اتارے گئے ؛

آج کے ٹائمز میں اس شخص کے خلاف ایسی کتاب لکھنے پر عدالت میں چارہ جوئی کیگئی۔ مگر مقدمہ چلا نہیں۔ ڈسمس ہو گیا ؛

ماریشس سے جناب صوفی غلام محمد صاحب مبلغ احمدیت کا خط

اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ ہم یہاں سارے بصحت تام ہیں روز ہل کے سوا دوسری جگہ پبلک لیکچر دینے کی اجازت گورنمنٹ نے ابھی تک نہیں دی۔ شہر میں بھی ابھی تک لیکچر کی اجازت نہیں ملی۔ مخالفین سلسلہ حقہ سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ ہم کو شہر میں لیکچر دینے کی اجازت نہ ملے۔ اور خوب سمجھ گئے ہیں کہ ہماری تقریریں سننے والوں پر عموماً اثر کرتی ہیں۔ اور سامعین کو فریبی دھوکہ نہیں دیسکتے۔ اب تو وہ لوگوں کو بے بنیاد باتیں ہماری طرف منسوب کر کے دھوکہ دی کر رہے ہیں۔ مگر سننے کے بعد سارے ایسے نہیں ہیں کہ انکے جھوٹوں کو مان لیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اندرونی کوششوں سے ہماری اجازت کے آگے حائل ہو رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالےٰ بہت ہی جلد انکے یہ سارے طلسمات البطلان پاش پاش کر دیگا۔ احباب سلسلہ حقہ میں ترقی کر رہے ہیں۔ مینے فہرست احمدیان ماریشس لکھی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ہمیں بارہ پندرہ کے قریب اور مخلص احمدی عطا کر دئے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا احمد ہونا۔ نبی اللہ اور رسول ہونا اکثر احباب نے خوب سمجھ لیا ہے۔ اور لوگوں کے ساتھ اسپر مدلل طور پر بحث کر سکتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ پیر محمد ایک بڑا پُر جوش احمدی ہے اور بہت ہی مدلل باتیں کرتا ہے۔ اور مخالفین کے مُنہ بند کر دیتا ہے۔ اسکے سامنے ایک جلسہ میں اسپر یہ اعتراض کیا گیا۔ کہ البلاغ المبین میں مرزا صاحب کو احمد لکھا ہے اس نے کہا بے شک وہ احمد ہیں۔ اگر وہ احمد نہیں ہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احمد ہیں۔ تو اجازت دیدو کہ لا الٰہ الا اللہ احمد رسول اللہ پڑھا کریں۔ اور تمام جگہوں میں محمد کی جگہ احمد رکھ لیں۔ کیونکہ دونوں ایک ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ایسا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اور جب وہ عاجز آگئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام احمد ثابت کریں۔ تو کہنے لگے۔ کہ اس احمد سے مراد احمد بن حنبل ہے۔ پیر محمد نے کہا۔ کیا تم احمد بن حنبل کو رسول مانتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ پیر محمد نے کہا کہ یہاں تو صاف لکھا ہے مبشراً برسول۔ کہ احمد رسول ہوگا۔ اور حضرت مرزا صاحب کے سوا بعد رسول اللہ کے کسی نے رسول کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اور خدا نے انکی رسالت پر شہادت دی۔ اور انکی تائید کی۔ اسپر وہ ساکت و لاجواب رہ گئے۔ عبداللہ شاعر کنخاس میں تبلیغ حق کے لئے گیا۔ اور کئی آدمیوں کے سامنے اس نے حق پیش کیا اور ایک بڑے مشہور حاجی عالم سے بحث کی۔ اور اسکو لاجواب کیا۔ اور وہ ہمیشہ سلسلہ حقہ کی باتوں میں غور و فکر کرتا رہتا ہے۔ اس نے تمام باتوں کو بڑی محنت سے میرے سامنے بحث کر کے اپنی کاپی میں لکھ لیا ہے۔ اور اس بحث سے وہ بہت ہی مضبوط ہو گیا ہے۔ اور اس کو تبلیغ حق کا شوق ہے۔

کولمبو میں اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے سلسلہ حقہ کی اشاعت کے لئے احمدی خوب کوشش کر رہے ہیں۔ محمد بی ڈیمیولائی نے ایک مفصل خط لکھا ہے۔ اور مور لوگوں کا رجحان خصوصاً تعلیم یافتہ حصہ کا بہت ہے۔ مگر کوئی لائق مبلغ وہاں نہیں ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب کو لکھو۔ کہ چودھری فتح محمد صاحب اور پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب کو اکتوبر میں ضرور بھیجیں۔ حضور کو وہ اطلاع دیتے رہتے ہیں۔ جب تک ایک قادیان سے عربی قرآن شریف سے خوب واقف انگریزی خوان نہ وہاں جاوے۔ وہ معتدبہ ترقی نہیں کر سکتے۔

ولایت سے قاضی صاحب کے باقاعدہ خطوط آتے رہتے ہیں۔ قاضی صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ میرا رسالہ انگریزی وہاں تقسیم کیا۔ اور اکثر انگریز نو مسلموں کو دیا گیا ہے۔ جمعہ کے بعد لنڈن میں تقسیم کیا گیا۔ دوسرے جمعہ میں ایک ہندوستانی نے رسالہ کی تقسیم پر تکرار کیا۔ اور مولوی صدرالدین صاحب نے لوگوں کے سامنے برملا کہا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی نبی ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اسکے سوا دیگر لوگوں نے اس مضمون کو پسند کیا ہے ؛

قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ رسالے سید امیر علی - لارڈ ہیڈلے اور دیگر ہندوستانی بیرسٹر کو دئے گئے ہیں - مس حمیدہ نے اپنا مفصل حال لکھا ہے - انشاء اللہ اس کا ترجمہ کرکے بھیجونگا اس نے لکھا ہے کہ وہ مسلمانوں سے بہت ڈرتی تھی - اور فتح محمد صاحب کے اشتہار نے مسجد کیطرف توجہ دلائی - اور وہاں جاکر دیکھا - تو فتح محمد صاحب لیکچر دے رہے تھے لیکچر وہ بہت ہی دلچسپ تھا - اس سے چودہری صاحب کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے - کہ پہلے ہیں انھوں نے ووکنگ میں لیکچر دینے کا سلسلہ جاری کیا - اور مسٹر کر اکسفورڈ مسلمی سے بھی خط لکھتی رہتی ہیں - شہر میں ایک ویران شدہ مسجد ہے - اور اُمید ہے کہ اس کے مالک کچھ لیکر تین سو روپیہ تک انشاء اللہ اپنے حقوق ولایت چھوڑ دینگے - اس کے لئے حضور ضرور دعا فرمادیں - کہ وہ احمدیوں کو مل جائے اور شہر میں ایک مسجد ہماری ہو جائے تو وہاں نماز و درس شروع ہو جائے - تو انشاء اللہ بہت ہی فائدہ ہوگا ایک چھوٹا دو ورقہ ٹریکٹ تین صفحہ فرنچ اور ایک صفحہ انگریزی میں شائع کرکے بانٹتا ہے - فرانس اور انگلینڈ میں بھی بھیجا ہے - اس میں حضرت اقدس علیہ السلام کی پیشگوئی جلسہ مہوتسو میں اپنے مضمون کے غالب رہنے کی فرنچ میں شائع کیگئی ہے - اور براہین احمدیہ کا ترجمہ انگریزی ریویو سے لیکر فرنچ میں کیاگیا ہے -

مسٹر نور دیا بڑے مخلص ہیں - اور بڑے جوش سے کام کر رہے ہیں - اور فرنچ میں اشاعت سلسلہ حقہ کے لئے بہت ہی مفید ہیں -

یہاں ایک مبلغ کا ہونا بہت ہی ضروری ہے - کیونکہ وہ میرے جانے کا انتظار کر رہے ہیں - انہم یکونو یصدقون بی -

والسلام

سکھوں سے مباحثہ

گذشتہ دنوں میں بمبئی میں مسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کا بابا نانک رحمۃ کے مسلمان ہونے پر جو تحریری مباحثہ ہوا - اسکو انہوں نے معہ سکھ مناظر کے پرچوں کے اپنے ۳ ر اکتوبر کے اخبار میں شائع کردیا ہے جو دیکھنے کے قابل ہے - سکھ مذہب کے متعلق کافی معلومات کا ذخیرہ ہے - اور انکے دلائل کی نہایت عمدگی سے تردید کیگئی ہے۔

جنگ کی خبریں

جنگ بلقان لنڈن ۲۴ ر اکتوبر - روما کی ایک تاربرقی خبر مظہر ہے - کہ رُوسیوں اور رومانیوں کی جارحانہ کارروائی ڈوبروجا میں پھر شروع ہو گئی ہے - تازہ رُوسی ڈویژن بھی حصہ لے رہے ہیں -

ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار کو آسٹریا سے خبر ملی ہے کہ بلقان کے تمام محاذوں پر کثیر التعداد افواج کے پہنچ جانے کے باعث ناکوں ہیں - اور مکنسن لڑائی ملتوی کرنے اور کمکوں کا انتظار کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں ؞

اہل بلجیم پر سختی لنڈن ۱۹ - اکتوبر - اکسچینج کمپنی کا نامہ نگار مقیم امسٹرڈم مظہر ہے کہ جنرل وان بسنگ نے اعلان کیا ہے - کہ نیشنل کمیٹی کے فنڈ پر انحصار رکھنے والے بلجیموں کو بلجیم یا دیگر جگہ جرمن حکومت کے لئے جبراً کام پر لگایا جائیگا - یقین کیا جاتا ہے کہ یہ جلاوطنیوں کا پیش خیمہ ہے ؞

محاذ سوم لنڈن ۱۹ اکتوبر - پیرس - ایک اعلان مظہر ہے کہ سیلی سیلیل میں جرمنوں کے جوابی حملے ہماری آتشباری سے رد کردئے گئے - ہمنے تمام فتوحات کو برقرار رکھا - میسونیٹ اور بیاچس کے درمیان ہم نے ترقی کی - ایک برٹش اعلان مظہر ہے - کہ رات کے وقت شدید بارش ہوئی - حملہ آور دستہ ہائے فوج لوس کے نزدیک اور آرس کے جنوب میں دشمن کی خندقوں میں گھس گئے +

ایتھنز میں بدامنی لنڈن ۱۹ - اکتوبر - ریوٹر کے ایک نامہ نگار کی ایتھنز سے ۱۶ ر اکتوبر کی تار خبر مظہر ہے - کہ شاہ کانسٹنٹائن جیمبارز میں یونانی ملاحوں کا ملاحظہ کرنے کے بعد طرفداران شاہ نے بازاروں میں ایک مظاہرہ کیا - یہ بلوہ شاہ کی ایک تصویر جو پھولوں وغیرہ سے سجائی ہوئی تھی - لیجا رہے تھے - انہوں نے برٹش سفارت پر شور مچایا - اور امیر البحر فورنیٹ اور ملاحوں کی پارٹی کو تھیٹر سے نکلنے کے وقت پیچھے ہٹنے پر مجبور کیاگیا - متعدد ریزروسٹوں کو جنھوں نے فرانسیسی سفارتگاہ میں مظاہرہ کرنے کی کوشش انگریزی اور فرانسیسی پولس نے گرفتار کرلیا - حالت خطرناک معلوم ہوتی ہے - ایتھنز سے موصول شدہ تارخبر مظہر ہے کہ طرفداران شاہ کے مظاہرے کے دوران میں ایک گروہ نے امریکن سفیر کو چیرز دئے - اور ازاں بعد مظاہرہ کنندگان کے ایک ڈپوٹیشن نے امریکن سفیر کے پاس اتحادیوں کی کارروائی کے خلاف ایک پروٹسٹ پیش کیا سفیر نے جواب دیا - کہ اسکی گورنمنٹ کے لئے مداخلت کرنا ناممکن ہے - لیکن وہ اس دستاویز کو امریکہ روانہ کردیگا ؞

سرویوں کی پیشقدمی لنڈن ۱۹ - اکتوبر - آج بعد دوپہر کا ایک برٹش سرکاری اعلان مظہر ہے کہ علاقہ ڈوئیرن میں ہمارے دائیں پہلو پر دشمن کا ایک زبردست حملہ رد کیا گیا - ایک سروین سرکاری بیان مظہر ہے - کہ بلغاری کمک اور خصوصاً خندقی توپیں لا رہے ہیں +

رُوسی لڑائیاں لنڈن ۱۸ - اکتوبر - ایک رُوسی اعلان مظہر ہے کہ کوویل کے جنوب مشرق میں جرمنوں نے گیس چھوڑنے اور بھاری توپخانہ کی آتشباری سے حملے کئے جو رد کئے گئے - لتسک کے مغربی جنوب مغرب میں شدید لڑائیاں جاری ہیں - یہاں بھی دشمن کے حملے پسپا کئے گئے - ہمنے علاقہ ڈورنا واٹرا میں شدید حملے کئے - کارپیتھنز میں برف کے شدید طوفان آرہے ہیں ؞

اطالوی جارحانہ کارروائی لنڈن ۱۹ - اکتوبر - روما کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کوہ پاسوبیو پر تقریباً لگاتار حملے اور جوابی حملے ہوئے - جن سے پہلے شدید گولہ باری کیگئی - دشمن کل صبح کوہ پاسوبیو کے قریب ایک شعبہ میں گھس آیا - لیکن فوراً وہاں سے نکالدیا گیا ؞

ایک جہاز کی غرقابی لنڈن ۱۹ - اکتوبر - کونارڈ کمپنی کا ۱۳۴۰۵ ٹن کا جہاز الادینا غرق کیا گیا - کپتان اور ۲۱ ملازمان جہاز نے خشکی پر اتارے گئے بعد کی خبر ہے - کہ الادینا کے تمام مسافروں کی تعداد ۱۸۰ تھی جہاز کی غرقابی سے پہلے خشکی پر اتارے گئے +

رومانوی فتح لنڈن ۱۹ - اکتوبر - ایک رومانوی اعلان مظہر ہے - کہ ہمنے اگس میں دشمن کو پسپا کردیا - اور ۵۰۰ قیدی گرفتار کرلئے - ۱۲ توپیں تباہ کیں - اگس رومانیا کی حدود کے اندر ۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے +